لینا خان

گرمجوشی اور خوش مزاجی کے ساتھ سماجی مسائل سے نبرد آزما

سرینا کِم

لاس اینجلس، کیلی فورنیا کی ایک تپتی ہوئی شام ہے اور لینا خان ایک کمپنی ہینڈ پروپ روم کے گلیاروں میں چیزوں کو بغور دیکھتی ہوئی گزر رہی ہیں۔ اس کمپنی نے ہالی ووڈ کی 'دی ایویٹر' اور 'دی ڈیپارٹیڈ' جیسی فلموں کے لیے درکار ساز و سامان فراہم کیے تھے۔ مصنوعی لاشوں سے لے کر کانسے کے مہاتما بدھ تک بیشمار سامان اور عجائب و نوادرات الماریوں میں بھرے ہوئے ہیں۔ لینا خان نے ایک نجا تلوار کو شرارت آمیز نظروں سے دیکھتے ہوئے اس کے غلاف سے نکالا اور کہا: ''یہ ٹھیک رہے گی۔''

ایک عام فلمساز کا حلیہ، چہرہ مہرہ بیان کرنا تو مشکل ہے لیکن وہ نوجوان ہیں، ایک خاتون ہیں، پابند مسلمان ہیں اور ہندنژاد امریکی ہیں۔ کیلی فورنیا یونیورسٹی، لاس اینجلس کے اسکول آف تھیٹر، فلم اور ٹیلی ویژن کی یہ ۲۴ سالہ گریجویٹ پلاٹ خود لکھتی ہیں اور موسیقی کے ویڈیو اور مختصر فلموں کی ہدایت کاری کرتی ہیں اور کمرشیل اشتہارات بھی تیار کرتی ہیں۔

لینا خان کے والد کا تعلق لکھنؤ، اتر پردیش سے ہے اور ان کی والدہ بھوپال، مدھیہ پردیش سے تعلق رکھتی ہیں۔ ۳۰ سال سے زیادہ عرصہ پہلے وہ کناڈا میں آ بسے اور ۲۳ برس ہوئے کہ وہ امریکہ میں آ گئے۔

ایک منٹ کے مختصر سے شاٹ 'تبسم از ٹرائنگ' کے لیے لینا خان نے پانچ ہزار ڈالر جیت لیے۔ وہ ایک مختصر سا مزاحیہ منظر تھا جس میں ایک مسلمان امریکی اپنی کار کے ریڈیو پر بے تحاشا موسیقی بجا کر خود کو بالکل ٹھیک ظاہر کرتا ہے۔ اس طرح ان کے تین منٹ کے ایک شاٹ کے لیے جس کا عنوان تھا 'اے لینڈ کالڈ پیراڈائز' کو ۲۰۰۷ میں ۲۰ ہزار ڈالر کا عظیم الشان انعام دیا گیا تھا۔ اسی عنوان کے ایک نغمہ کے لیے جو ایک مسلم ملک کے گلوکار کریم سلامہ کا تھا خان نے وہ شاٹ پیش کیا تھا جس کے لیے ایک امریکن گروپ 'ون نیشن' کی طرف سے ان کو انعام دیا گیا تھا۔ یہ گروپ امریکہ میں مسلمانوں کے متعلق غلط فہمیاں دور کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس نے فلمی مقابلے کا اہتمام کیا تھا۔ زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے درجنوں لوگوں سے کہا گیا کہ وہ ایک عبارت لکھ کر دکھائیں جس میں امریکی مسلمانوں کے بارے میں دنیا کو جو بات جاننی چاہیے وہ بتائی گئی ہو۔ یہ عبارتیں ایسے منچلے پن سے لے کر جس میں کہا گیا تھا ''میں بھی وکٹوریاز سیکرٹ میں شاپنگ کرتا ہوں'' انتہائی سنجیدگی تک تھیں جس میں کہا گیا تھا ''میری بہن کا انتقال ۱۱ ستمبر کو ہوا تھا۔''

ججوں میں سے ایک باسکٹ بال کے سابق پیشہ ور کھلاڑی کریم عبدالجبار تھے انھوں نے 'اے لینڈ کالڈ پیراڈائز' میں ''نہایت خوبصورت فلمی زبان'' کی بڑی تعریف کی جبکہ ایک صحافی مارین پرل نے ''اس فلم میں اس تازگی اور حس مزاح کی ستائش کی جو مسلمانوں اور دوسرے لوگوں کے شدید جذبات کے اظہار میں موجود ہیں۔''

خان یاد کرتی ہیں کہ 'اے لینڈ فار پیراڈائز' سے ہٹ کر کچھ کرنا مشکل تھا۔ اس کی ابتدا ایک سوال سے ہوئی ''اگر آپ کو دنیا کے ہر آدمی سے جو مسلمان نہ ہو کچھ کہنا ہو تو آپ کیا کہیں گی؟''

''میں نے ای میل بھیجے، میں مسجدوں میں گئی۔ مسلمانوں سے رابطے کے لیے جو کچھ میری سمجھ میں آیا میں نے کیا۔'' لینا خان کہتی ہیں کہ ''پہلا جواب جو مجھے موصول ہوا یہ تھا: اسلام مجھے خودکشی کی سوچ سے باز رکھتا ہے۔''

وہ کہتی ہیں کہ ''جب میں سمجھ گئی کہ مجھے یہ ویڈیو بنانا ہے تو مجھے مسلمانوں کی نمائندگی کا تعین کرنا تھا لیکن میں سمجھتی تھی کہ ان سب کی طرف سے میں نہیں بول سکتی۔ بس یہیں سے ابتدا ہوئی۔ مجھے ۲۵۰۰ جوابات موصول ہوئے تھے۔ میں نے انھیں اکٹھا کر کے ان کی تعداد کم کی اور ویڈیو تیار کیا۔''

اس ویڈیو کے جاری ہونے کے بعد لینا خان کو سیکڑوں ای میل موصول ہوئے جن میں لوگوں نے کہا کہ ''اسے دیکھ کر ہم چیخ اٹھے۔'' انھیں اپنے اہل خانہ سے اسلام پر گفتگو کرنے کا حوصلہ ملا یا عام لوگوں کے درمیان حائل دیوار کو گرانے میں مدد ملی۔''

سماجی سرگرمیاں جاری رکھنے کے لیے جسے وہ اپنے عقیدے کا ایک اہم عنصر سمجھتی ہیں ایک وسیلے کے طور پر لینا خان کو سینما سے دلچسپی ہوگئی۔ کیلی فورنیا یونیورسٹی، لاس اینجلس میں پولیٹکل سائنس اور تاریخ کا مطالعہ جاری رکھنے والی ایک انڈر گریجویٹ کے طور پر لینا خان نے محسوس کیا کہ طلبہ کو روانڈا یا دارفر جیسے قتل عام سے اسی وقت دلچسپی ہو سکتی ہے جب اس موضوع پر کوئی فلم بنائی جائے یا کوئی ایکٹر اس کی تشہیر کرے۔ وہ 'دی بیچ' اور 'بلیک ہاک ڈاؤن' جیسی فلموں سے اکتا گئی تھیں جن میں تھکیوں کے ذریعے وضو اور اذان وغیرہ سے دہشت گردی کا رشتہ ظاہر کیا گیا تھا۔ لینا خان کہتی ہیں کہ ''اس سے مجھے بڑا دکھ ہوا، اس لیے میں نے اس کی شکایت کرنے کے بجائے اس میدان میں قدم رکھنے اور کچھ کرنے کا فیصلہ کیا۔ میں سماجی موضوعات پر فلمیں بنانا چاہتی تھی تاکہ لوگ اسی صورت میں ان لوگوں کی سنیں اور ان سے بات کریں جن پر وہ سب گزر رہی ہے۔''

انھوں نے کیلی فورنیا یونیورسٹی، لاس اینجلس سے فلمسازی میں ایم اے کی ڈگری حاصل کرنے کی طرف قدم بڑھایا۔

لینا خان ہینڈ پروپ روم میں واپس آ کر نجا اسٹارس کے بکسوں کو کھنگالتی ہیں۔ چن چن کر اپنی ضرورت کی چیزیں لینے کے بعد نجا ماسک اور سوٹوں کی تلاش میں ویسٹرن کسٹیوم کمپنی کی طرف گاڑی میں روانہ ہو جاتی ہیں۔

نجا کے کمرشیل اشتہاروں کے علاوہ ان کے سامنے اور جو آئندہ پروجیکٹ ہیں، وہ صدارتی انتخاب کے متعلق کمرشیل اور سلامہ کے لیے ایک میوزک ویڈیو ہے۔

سرینا کِم امریکہ ڈاٹ گو کی خصوصی نامہ نگار ہیں۔

مزید معلومات کے لئے:

اے لینڈ کالڈ پیراڈائز

http://www.youtube.com/watch?v=sbcmPe0z3Sc